© rasailojaraid.com

علماء سلف اور نابینا علماً

مولانا محمد حبیب الرحمٰن خان شیروانی

(آخری قسط)

(۱۰) حافظ علامہ ابوعمر البصری

حفص نام۔بصرہ وطن۔خلقی نابینا تھے۔فن حدیث حماد ابن سلمہ وغیرہ اماموں سے سیکھا۔ابوداؤد ابوزرعہ ان کے شاگردوں میں ہیں۔ابوحاتم کا قول ہے کہ ان کا سارا علم حدیث ان کے سینہ میں محفوظ تھا۔علاوہ حدیث کے فقہ' اخبار فرائض' حساب ادب اور تاریخ عرب اتنے اور فنون میں بھی ماہر تھے ۲۲۰ھ میں انتقال کیا۔

(۱۱) ابوالعینا یمنی

محمد نام ۔ابوعبداللہ کنیت۔اصل وطن یمامہ (ملک یمن تھا) اہواز میں ۱۹۱ھ میں پیدا ہوئے۔بصرہ میں پرورش پائی اور وہیں علم حدیث اور فن ادب کی تحصیل کی ۔ان کے استاد اصمعی وابوعبیدہ جیسے کامل فن تھے۔حافظہ بہت قوی تھا۔نہایت فصیح وبلیغ اور لطائف وظرائف حاضر جوابی وذہانت میں بیمثل تھے۔ایک اور نابینا ابوعلی ان کے ہمعصر تھے۔دونوں میں مقابلہ رہتا تھا۔ان معرکوں میں جو لطیفے اور مزہ دار شعر ہوئے۔وہ مشہور ہیں۔ابوالعینا ایک روز ایک وزیر کی مجلس میں حاضر تھے۔برمکیوں کے فضل وجود کا ذکر ہو رہا تھا۔یہ بھی اپنی فصاحت وبلاغت صرف کررہے تھے جب بہت تعریف ہوئی تو وزیر رشک سے بے چین ہوکر کہنے لگا یہ سارے مبالغے اور لکھنے والوں کے جھوٹے بیان ہیں۔ابوالعینا نے بیساختہ کہا وزارت مآب کی نسبت یہ مبالغے کیوں نہیں کئے جاتے۔وزیر یہ گرم فقرہ سن کر سرد ہوگیا اور تمام حاضرین ابوالعینا کی جرات پر دم بخود رہ گئے ایک روز وزیر ابن ذہب کے حضور میں اپنی پریشانی کی شکایت کررہے تھے ابن ذہب نے کہا کہ میں نے تمہاری نسبت ابن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

المدبر کو لکھا تھا۔ ابوالعینا نے کہا بجا ہے مگر حکم ایسے شخص کو دیا گیا جو خود مدتوں شکستہ حال مبتلائے زندان اور مصائب کا نشانہ رہا ہے' اس بیچارے میں ہمت کہاں۔

وزیر: (از راہ طنز) تم نے ہی اس کو پسند کیا تھا۔

ابوالعینا: میں نے بیشک انتخاب کیا مگر میں مورد الزام نہیں ہو سکتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم میں سے ستر آدمی انتخاب فرمائے ان میں سے ایک بھی ٹھیک نہ نکلا۔ آنحضرت ﷺ نے اپنی بیٹی کے واسطے عبداللہ ابن سعد کو پسند فرمایا۔ وہ کمبخت مرتد ہو کر مشرکوں سے جاملا۔ حضرت علیؓ نے ابوموسیٰ اشعری کو حکم بنایا انہوں نے انہیں کے مضر فیصلہ کیا۔

ایک روز وزیر ابوالصفر کے یہاں پہنچے وزیر نے دیکھ کر کہا آ خاہ ابوالعینا مدت میں آئے' کہاں رہے؟

ابوالعینا: جناب میری سواری کا گدھا چوری جاتا رہا۔

وزیر: ہاں! کیسے جاتا رہا؟

ابوالعینا: وزارت پناہ میں چور کے ہمراہ نہ تھا جو یہ بتاؤں کہ کس طرح چوری ہو گیا۔

وزیر: اچھا تم دوسری سواری پر چلے آئے ہوتے۔

ابوالعینا: تنگدستی نے دوسری سواری خریدنے نہ دی۔ حمیت نے کرایہ دار کا تقاضا گوارا نہ کیا۔ مستعار مانگنے کی ذلت دل کو نا گوار تھی۔ پھر دوسری سواری کیوں کر مہیا کرتا۔

صاعد ابن مخلد سے ملنے گئے۔ جو اسی زمانہ میں نصرانی مذہب ترک کر کے مسلمان ہوئے تھے جب اندر جانیکی اجازت چاہی تو خادم نے کہا نماز میں مصروف ہیں۔ ابوالعینا نے کہا لکل جدید لذۃ لوگوں نے ایک روز کہا ابوالعینا آخر کب تک مدح اور ہجو کئے جاؤ گے کہا جب تک نیک کام کرنے والے نیک اور برے کام کرنے والے برے کام کئے جائیں گے۔ البتہ خدا سے میری التجا ہے کہ بچھو کا خواص مجھ کو نہ دے جسکے ڈنک سے نبی اور ذمی نہیں بچتا۔ ایک مرتبہ خلیفہ متوکل کے نوتعمیر قصر جعفری میں گئے خلیفہ نے پوچھا۔ ابوالعینا قصر جعفری کیسا ہے ابوالعینا نے برجستہ جواب دیا۔

ان الناس بنو الدار فی الدنیا وانت بنیت الدنیا فی الدار.

یعنی لوگوں نے دنیا میں گھر بنائے ہیں اور آپ نے محل میں دنیا بسا دی ہے۔ متوکل اس تعریف سے بہت خوش ہوا اور مسرور ہو کر پوچھا کہ شراب کی نسبت تمہاری کیا رائے ہے؟ کہ تھوڑی پر صبر نہیں کثرت میں رسوائی ہے۔ خلیفہ نے کہا اس قصہ کو دور مارو۔ آج سے خلافت کے ندیموں میں شامل ہو جاؤ''۔

☆تيقن ان كل من تعاملهم .... على نقبل الجميع. ☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابوالعینا نے عرض کی کہ جاہ پناہ میں اندھا آدمی ہوں۔ دربار خلافت میں جن کو حاضری کا شرف ہوتا ہے وہ امیرالمومنین کی خدمت گذاری کرتے ہیں میں الٹی خدمت کا محتاج ہوں بادشاہوں کی نظر کسی روز سیدھی ہوتی ہے۔ اور دل میں ملال ہوتا ہے کسی روز نگاہ پھری ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن دل میں گنجائش ہوتی ہے میں آنکھوں کے نہ ہونے کے سبب ان حالتوں میں امتیاز نہ کرسکوں گا۔ اور کسی روز مارا پڑونگا۔ پس اس مصیبت سے گوشہ عافیت اچھا ہے۔ متوکل اس جواب سے مکدر رہوا۔ اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم لوگوں سے بدزبانی بہت کرتے ہو۔

ابوالعینا: خدا نے بھی مدح اور ذم دونوں فرمائی ہیں ایک جگہ ارشاد ہے:۔

نعم العبدانه اواب دوسری جگہ فرماتا ہے ھماز مشاء بنمیم منا ع اللخیر معتداثیم اور ایک شاعر کا قول ہے۔

اذا انابالمعروف لم اثن صادقا ولم اشتم النکس اللهیم المذمنا

ففیم عرفت الخیرو الشر اسمه وبم شق لی المسامع و الفما

یعنی اگر میں راست باز کی ثنا اس کی خوبی پر نہ کروں۔ اور کاہل و فی الطبع بدخو کو برا بھلا نہ کہوں تو بھلائی اور برائی یہ دونام بیکار ٹھہرے اور مجھ کو جو کان اور زبان ملی تو کیوں۔ ۲۴۵ھ میں یہ واقعہ ہوا کہ دربار خلافت نے ابن سلمہ نامی ایک شخص کو موسی اصفہانی کے سپرد کیا۔ مقصود یہ تھا کہ اس سے خزانہ شاہی کا مطالبہ وصول کیا جائے اصفہانی نے سختی کے ایسے جوہر دکھائے کہ وہ بیچارا جان سے جاتا رہا۔ اس کی خبر شاباش خلیفہ کو پہنچی۔ اسی روز ابوالعینا کسی امیر کے ہاں بیٹھے تھے امیر نے ان سے پوچھا کہ ابوالعینا ابن سلمہ کی کیا خبر ہے انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی:۔

فو کزه موسی فقضی علیه

(یعنی موسے نے اس کے ایسا مکہ مارا کہ اس کا کام تمام ہوگیا۔)

یہ لطیفہ شہرت کے زور میں خود موسی کے کانوں تک جاپہنچا۔ دوسرے روز موسی اور ابوالعینا سے راستہ میں مڈبھیڑ ہوگئی۔ موسی نے ڈانٹا۔ تو ظالم نے بیساختہ یہ آیت پڑھی اترید ان تقتلنی کما قتلت نفسا بالامس ۲ھ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مجھ کو بھی اسی طرح مار ڈالے جس طرح کل تو ایک شخص کو قتل کرچکا ہے۔

۲۸۳ھ میں یہ جوہر بے بہا پیوند خاک بغداد ہوگیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۲) ابوبکر نحوی

عبداللہ نام۔ ثقہ ہیں۔ احمد ابن کامل کا بیان ہے کہ میں نے ۲۷۷ھ میں ان کے مکان پر جا کر علم حاصل کیا۔ طبقات ادباء میں اسی قدر ان کا حال لکھا ہے۔

(۱۳) ابوجعفر نحوی

محمد نام۔ بڑے رتبہ کے قاری اور فن نحو میں کامل ابومعاویہ نابینا کے شاگرد ہیں ابن المرزبان وغیرہ ان کے شاگرد تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں۔ ایک کتاب نحو میں تصنیف کی اور ایک قرات میں۔ ۲۳۱ھ میں رحلت کی۔

(۱۴) ابوالعلا معری

احمد نام۔ والد کا نام عبداللہ۔ خاندان عرب کا قبیلہ۔ مشہور قضاعہ۔ علامہ ہمعصر اور فنون ادب کے عالی رتبہ کامل تھے۔ ۲۷ ربیع الاول ۳۶۳ھ کو شہر معرہ واقع ملک شام (قریب حماۃ) میں پیدا ہوئے۔ چار برس کا سن تھا کہ چیچک نکلی اور آنکھیں اس کی نذر ہوگئیں۔ سیدھی آنکھ کو سپیدی نے تاریک کردیا تھا اور بائیں بالکل بیٹھ گئی تھی نحو اپنے والد سے معرہ میں پڑھی۔ شوق طلب نے وطن چھڑایا۔ اور حلب پہنچکر فن مذکور کی ابن سعد نحوی سے تکمیل کی۔ گیارہ برس کی عمر میں شعر کہنے لگے ۳۹۸ھ میں بغداد آئے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ دوسرے سال پھر آئے۔ اس زمانہ میں علم کی طلب مسلمانوں کے دل سے ایسی لگ رہی تھی کہ نابینا بھی ایک جگہ آرام سے نہیں بیٹھ سکتے تھے شہر در شہر پھرتے اور جہاں چشمہ علم وفن دیکھتے سیراب ہوتے۔ غرض دوسری مرتبہ بغداد آئے تو ایک برس سات مہینے رہے۔ جب اس دارالکمال سے سند تکمیل پالی تو اپنے وطن کو واپس گئے۔ اور علم کی خدمت میں مصروف ہوئے۔ طلبا جوق جوق اطراف ملک سے ان کے پاس آنے لگے ایک طرف سلسلہ درس جاری تھا دوسری طرف جانب سلسلہ تصانیف جونا مور علما وزراء اور ذی رتبہ لوگ ان کے ہمعصر تھے ان سے برابر خط وکتابت رہتی تھی۔ ابوالعلا نے ازراہ ظرافت اپنا لقب رہین المحبسین رکھا تھا یعنی ہردوسرے قید خانہ کا قیدی۔ ایک نابینا دوسرے خانہ نشین پینتالیس برس گوشت نہیں کھایا۔ اس بارے میں حکمائے قدیم کے ہمخیال تھے کہ اپنی نفسانی خواہش پوری کرنے کے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کسی کی جان لینا زیبا نہیں۔حافظ سلفی فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں اپنے چچا کے ہمراہ ابوالعلا کی زیارت کو گیا تھا۔ایک ادنی جانماز پر بیٹھے ہوئے تھے مجھ کو دیکھ کر پاس بلایا اور شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا۔میں نے دیکھا کہ ان کے چہرہ پر چیچک کے داغ تھے اور جسم دبلا پتلا تھا۔(تم کلامہ)......

ابوالقاسم تنوخی اور خطیب تبریزی جیسے ادیب علامہ ان کے شاگردتھے فہرست تصانیف پرنظرڈالئے توقوت کمال پرحیرت ہوتی ہے علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ان کی بہت سی تصانیف مشہورہیں منجملہ ان کے اللزوم ماالایلزم پانچ جز کی ایک نظم ہے سقطاالزندیه بھی نظم ہے حنوء السقط الزند کی شرح ہے سناہے کہ ایک اورآپ کی تصنیف فن ادب میں ہے جس کانام''الایک والغصون''ہے یہ سوجلدمیں ہے ایک شخص مجھ سے (ابن خلکان سے)بیان کیا کہ کتاب مذکور کی ایک جلدمیں نے دیکھی تھی شخص مذکور کاقول ہے کہ مجھ کویہ نہیں معلوم ہوسکا کہ جلدمذکورخاتمہ کتاب تھی یااس کے بعداورجلدیں بھی تھیں دیوان متبنی کی شرح لامع عزیزی لکھی اس شرح کی بڑی تعریف ہوئی ابوالعلانے تعریف سنی توفخریه لہجے میں کہاکہ متبنی نے گویامیرے ہی حق میں یہ پیشین گوئی کی تھی-(نوٹ یہاں تک عبارت اصل کتاب میں نہایت مبہم ہے مدیرمجلہ فقہ اسلامی)

انا الذی نظر الاعمی الی ادبی　　واسمعت کلماتی من به صمم

(یعنی میں وہ ہوں کہ اندھے نے میرے ادب کو دیکھا اور میرے کلام کو بہرے نے سنا)

حسن اتفاق کرشمہ دیکھو مصرع اول معری کے مناسب حال تھا دوسرا مصرع معری کے سوانح نگار شروانی کے حسب حال ہے ۔

دیوان ابوتمام کا انتخاب کیا اور اس انتخاب کی شرح لکھی اور ذکرای حبیب نام رکھا اس نام کا لطف اہل ذوق جانتے ہیں۔گویا علامہ معری نے یہ پیشین گوئی میرے حق میں کی تھی کہ ایک روز حبیب الرحمٰن میرا ذکر کرتا ہوگا۔دیوان بحتری کا بھی انتخاب کیا اور اس کا نام غیث الولمیہ رکھا۔دیوان متبنی کا انتخاب کر کے معجزہ احمد نام رکھا ان انتخابوں میں جس قدر اشعار مشکل تھے سب کی شرح لکھی اور یہ بتلایا کہ ان میں کون کون سا مضمون' دوسروں کے کلام سے ماخوذ ہے ان پر جو اعتراض تھے وہ لکھے اور انکا جواب دیا۔ان کی غلطیوں کی توجیہ کی بعض جگہ خودگرفت کی۔۴۴۹ھ میں چارروز بیماررہ کروفات پائی۔وفات

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے ایک روز پہلے اپنے چچیرے بھائی سے وصیت لکھنے کی فرمائش کی وہ دوات قلم لے کر بیٹھے۔ابوالعلانے وصیت کی مگر بے جوڑ جس سے حاضرین کویقین ہوگیا کہ دام واپسیں قریب ہے۔

(۱۵)ابوالحسن مصری فقیہ شافعی

منصور نام۔فقہ کے جلیل القدرامام۔ہرعلم میں ماہراور بڑے رتبہ کے شاعر ہیں جزیرہ (ملک مابین دجلہ وفرات) کے مشہورشہرراس حین کے باشندے تھے۔علم کی خاطروطن چھوڑکرآئے۔اور یہاں امام شافعی اوران کے شاگردوں سے علم فقہ کی تکمیل کی۔فقہ شافعی میں ان کی بہت سی عمدہ تصانیف ہیں۔منجملہ ان کے الواجب المستعمل المسافراورالہدایہ ہیں شعر بہت اچھا کہتے تھے شیخ ابواسحٰق شیرازی نے طبقات الفقہاء میں ان کا کلام نقل کیا ہے۔

عاب التفقه قوم لاعقول لهم وما عليه اذا عابوه من ضرر

ماضرشمس الضحى والشمس طالعة ان لايرای ضوئهامن ليس والبصر

(یعنی : فقہ کو بے عقل لوگ برا کہتے ہیں ان کے برا کہنے سے فقہ کا کچھ نقصان نہیں۔بلندوروشن آفتاب کی روشنی کواندھانہ دیکھےتو آفتاب کا کیانقصان۔)

ایک سال قحط پڑااور منصورکو بے حد تکلیف ہوئی۔صعوبت اٹھانیکی ایک حد ہے جب مضطرب ہوئے توشب کومکان کی چھت پر چڑھےاوربآواز بلند یہ کلام پڑھا۔

الغياث الغياث يااحراز نحن خلجانكم وانتم بحار

انماتحسن المواساةفي الشدة لاتين ترخص الاسعار

(یعنی ۔اے احرارالغیاث الغیاث ثم دریاہوہم تمہاری نہریں ہیں۔گرانی میں سلوک خوب ہوتا ہے۔جبکہ نرخ ارزاں ہو۔)

نیک دل پڑوسیوں کے دل میں اس کلام کی یہ تاثیرہوئی کہ صبح کومنصور کے دروازہ پر گہیوں کاانبارعظیم لگاہواتھا۔جمادی الاول ۳۰۶ھ میں وفات پائی۔

(۱۶)ہشام نحوی

عبداللہ کنیت والدکانام معاویہ۔کوفہ کے باشندے تھے۔نحو کے مشہورامام کسائی کے خاص

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شاگرد ہیں۔ایک روز اسحٰق ابن ابراہیم خلیفہ مامون کے دربار میں گفتگو کررہا تھا۔ایک جگہ غلط لفظ زبان سے نکلا۔خلیفہ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا اسحٰق سمجھ گیا کہ غلطی ہوئی۔دربار سے نکل کر سیدھا ہشام کی خدمت میں آیا اور فن نحو کی تحصیل شروع کردی۔کیا زمانے تھے اور مسلمانوں کی تربیت کے کیسے سامان تھے 'خلیفہ مربی کمال' اساتذہ فن بکثرت موجود، مسلمانوں کی حمیت حساس اور طبیعتوں میں علم کا شوق نتیجہ یہ تھا کہ ہر طرف غلغلہ کمال بلند تھا۔کتاب القیاس وکتاب المختصران کی تصنیف ہیں۔۲۰۹ھ میں وفات پائی۔

(۱۷)ابوالعباس رازی

احمد نام۔بصیر لقب۔شہر رے وطن۔نابینا پیدا ہوئے۔حافظ حدیث اور اس فن کے ماہرین میں ہیں۔ذکاوت کے جوہر چہرے سے عیاں تھے۔احمد ابن محمد سے علم حدیث حاصل کیا۔آنکھیں نہ تھیں پاؤں تو تھے۔شوق علم میں وطن سے نکل کھڑے ہوئے۔بخارا اور نیشاپور پہنچے اور ابن ہلال وابوالعباس اصم سے حدیث پڑھی۔اتفاق دیکھو شاگرد دو استاد ہمنام اور ہمدرد۔ایک بصارت سے دوسرا سماعت سے معذور۔مگر تعریف یہ کہ دونوں خدمت علم میں کمربستہ اور دونوں خدمت علم کی بدولت خلعت کمال ونیکنامی سے ممتاز۔خیر بلخ گئے اور وہاں ابن طرخان سے سماعت حدیث کی جب شاگردی کا دور ختم ہوکر اسنادی کا وقت آیا تو فضل وکمال کی ٹکسال یعنی بغداد آئے۔اور درس حدیث دیا۔بغداد اور بلخ کا فاصلہ دیکھا جائے تو ڈیڑھ ہزار میل ہوتا ہے اگر ابوالعباس کی تمام مسافت سفر کی تعداد جمع کی جائے تو غالباً دو ہزار میل سے زیادہ ہوگی۔یہ اگلے نابینا مسلمانوں کے سفر تھے۔جن کی آنکھیں تھیں ان کا تو ذکر ہی کیا۔امام ابوحاتم رازی نے ایام طالب علمی میں نو ہزار میل سے زیادہ مسافت پیادہ پاطے کی تھی۔جب نو ہزار سے میلوں کی تعداد بڑھ گئی تو انہوں نے شمار کرنا چھوڑ دیا۔آجکل کے طالب علموں کی سیاحت ابوالعباس کی سیاحت کو نہیں پہنچ سکتی۔کیونکہ ہمارے دوستوں کی حمیت ریل کے سفر کو غالباً ابوالعباس کے کٹھن سفر کے مقابلہ میں لانا گوارا نہ کرے گی۔ازہری وغیرہ بہت سے علمائے حدیث ابوالعباس کے شاگرد ہیں۔خطیب بغدادی نے ان کی توثیق کی اور امام دارقطنی نے ان کی چیدہ روایتیں قبول کی ہیں۔امام ابن ابی حاتم کے مستملی رہے۔۳۹۹ھ میں جسمانی حیات کا خاتمہ ہوگیا۔مگر علمی زندگی آجتک قائم ہے اور صدہا برس قائم رہے گی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۱۸) سعدان نحوی

ابوعثمان کنیت ۔والد کا نام مبارک۔وطن بغداد۔خلیفہ مہدی کی جاریہ عائکہ کے موالی میں سے تھے اورفن ادب میں کامل'ابوعبیدہ کے شاگرد ہیں۔مفصلہ ذیل کتابیں تصنیف کیں۔ کتاب خلق الانسان'کتاب الوحوش'کتاب الارض والمیاہ والجبال والبحار.

(۱۹) وراق نحوی

ابوالحسن کنیت ۔محمد نام۔والد کا نام ھبۃ اللہ ۔ان کے داداابوالحسن بھی نحوی تھےخلیفہ بغداد قائم بامراللہ نے اپنی اولاد کی تعلیم کے واسطے ان کوطلب کیا۔جب یہ دربار میں پہنچے تونقیب نے آوازدی کہ امیر المومنین کے حضور میں پہنچ گئے۔زمین کو بوسہ دو۔ابوالحسن نے شان علم کوبالا رکھ کرکہاالسلام علیکم ورحمتہ اللہ اوروہیں بیٹھ گئے خلیفہ نے سلام کاجواب دے کرفرمایا کہ قریب آجاؤ'یہ آگے بڑھ گئے۔خلیفہ نے اورقریب آنیکی فرمائش کی یہ اور بڑھ گئے۔غرض قائم بامراللہ نے یہانتک قریب بلالیا کہ ان کازانو خلیفہ کے زانو سے مل گیا۔اس کے بعد قائم بامراللہ نے فن عروض میں سوالات کیئے۔انہوں نے مفصل جواب دئے ۔جب دربار سے اٹھ آئے۔تووکیل دربار نے آکر کہا کہ مولانا امیر المومنین فرماتے ہیں کہ ابوالحسن علم کادریا ہے۔رمضان المبارک ۴۷۰ھ میں جمعہ کے روز قبل نماز جمعہ وفات پائی ہفتہ کو دفن ہوئے۔

(۲۰) شاعر مشہور علی قیروانی

شہر قیروان (واقع شمالی افریقہ)کے رہنے والے تھے اورفن قرآت میں کامل ۔شہر سبتہ (واقع ملک مراکو) میں کلام مجید کی تعلیم قرات کے ساتھ دی۔قرات نافع میں ایک قصیدہ ۲۰۹شعر کالکھا ہے۔ایک دیوان یادگار چھوڑااس میں کہتے ہیں۔

اقول لہ وقدحیابکاس لھامن مسک ویقتہ ختام

امن خدیک یعصر قال کلا متی عصرت من الوردالمدام

طبیعت کا میلان ہجوکی طرف زیادہ تھا۔پانچویں صدی ہجری کے وسط میں جب قیروان برباد ہواتو ان کووطن چھوڑنا پڑا۔طنجہ (واقع ملک مراکو) میں آکر رہے۔وہاں سے اندلس پہنچے۔اندلس میں ان

☆اکسب الرزق الحلال وایاک والحرام واجتنب سؤال الناس ان العبادۃ خیر من الوظیفۃ واضطرب ببالک والتعفف فی المعیشۃ.☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دنوں ادب کا بہت چرچا تھا۔ یہ پہنچے تو بادشاہوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور بڑی قدر کی۔ اندلس سے پھر طنجہ چلے آئے اور یہیں ۴۸۸ھ میں انتقال کیا۔

(۲۱) ابوالقاسم عمر نحوی

ثمانین ملک جزیرہ کا ایک گاؤں تھا۔ جس کی خاک سے بہت علماء پیدا ہوئے۔ یہ بھی اسی گاؤں کے فخر تھے امام نحو ابن جنی کے شاگرد ہیں۔ ابن جنی کی دو تصنیفوں کا نام لمع ہے۔ ایک صرف میں ہے دوسری نحو میں۔ انہوں نے دونوں کی شرح لکھی لمع نحو کی شرح بہت نفیس لکھی۔ اور حق شرح نگاری ادا کیا۔ ان کی ذات سے بہت کثرت سے لوگ فیض یاب ہوئے۔ بغداد میں پڑھاتے تھے۔ ابن برہان سے مقابلہ رہتا تھا۔ خواص ابن برہان کے یہاں اور عوام ان کے درس میں آتے۔ ۴۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

(۲۲) امام شاطبی

ابومحمد کنیت۔ قاسم نام۔ شاطبہ کے باشندے تھے جو مشرقی اندلس ایک بڑا مردم خیز شہر تھا۔ ۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے۔ فن قرات کے مشہور امام ہیں۔ علاوہ قرات کے تفسیر حدیث کے زبردست عالم اور فن نحو ولغت میں بے نظیر تھے۔ علم تعبیر سے بھی واقف تھے۔ فن قرات قاری ابوعبداللہ اور ابوالحسن اندلسی سے اور علم حدیث ابن سعادہ خزرجی وحافظ ابن النعمہ وغیرہ سے حاصل کیا۔ صحیح بخاری ومسلم ومؤطا پر ایسا کامل عبور تھا کہ جب طلباء پڑھتے تو یہ اپنے حافظہ سے ان کے نسخوں کی صحت کراتے جاتے اور کثرت سے نکات بیان کرتے۔ قول وفعل دونوں میں نہایت راست باز تھے۔ کلام فضول سے سخت احتیاط تھی۔ اور ہرگز بے ضرورت بات نہیں کرتے تھے۔ مرض کی شدت میں ہائے ویلا تو بڑی چیز ہے کبھی لفظ شکایت زبان پر نہیں آتا تھا۔ جب کسی نے مزاج پرسی کی "خیریت" ہے کہہ کر خاموش ہوگئے۔ علم قرات باوضو پرتکلف لباس پہن کر نہایت خضوع وخشوع اور انکسار کے ساتھ پڑھاتے۔ ۵۷۲ھ میں مصر گئے اور سلطان صلاح الدین کے باکمال وزیر قاضی فاضل کے مہمان ہوئے۔ وزیر مصر نے مہمان عزیز کی یہ ضیافت کی کہ خاص ان کے لئے ایک مدرسہ تعمیر کرایا۔ امام شاطبی مدرسہ مذکور میں کلام مجید قرات نحو ولغت پڑھایا کرتے تھے۔ علامہ ابن خلکان فرماتے ہیں کہ ان کی ذات نے ایک عالم کو فیض پہنچایا۔ میں نے مصر میں بہت سے ان کے شاگرد دیکھے ۲۸ جمادی الاول روز یکشنبہ ۵۶۰ھ کو بعد عصر ۵۲ برس کی عمر میں وفات پائی۔ فاضل میزبان نے بعد وفات بھی باکمال مہما

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ن کی مفارقت گوارا نہیں کی ۔یعنی امام شاطبی اسی مقبرہ میں دفن ہوئے جو قاضی فاضل نے اپنے لئے بنوایا تھا۔

(۲۳) محبؔ الدین حنبلی

ابوالبقاء کنیت۔عبداللہ نام۔بغداد کے رہنے والے۔علم حساب‘ فرائض اورنحو میں کامل تھے۔۵۳۸ھ میں پیدا ہوئے۔فن نحو ابن حشاب وغیرہ اساتذہ فن سے پڑھا۔حدیث کی سند امام طاہر مقدسی وغیرہ سے حاصل کی زندگی ہی میں دوردور مشہور ہوگئے تھے۔شہرت ایک مخلوق کوان کے آستانہ پر کھینچ کرلائی۔اور جو آئے دولت علم سے مالامال گئے۔ان کی اخیر عمر میں یہ مان لیا گیا تھا کہ فنون بالا میں وہ یکتائے روزگار تھے۔نحو کی خدمت زیادہ کی۔اس فن میں بہت سی مفید کتابیں لکھیں۔ان کی تصانیف کے حسب ذیل نام ابن خلکان نے لکھے ہیں۔

شرح ایضاح ابوعلی فارسی‘شرح دیوان متنبی۔کتاب اعراب القرآن کریم۔کتاب اعراب الحدیث‘شرح اللمعی لابن الجنی‘کتاب اللباب علل نحو میں کتاب شعر الحماسہ شرح مفصل‘زمخشری‘شرح خطب بناتیہ۔شرح مقامات حریری۔ان کے علاوہ فن حساب میں بھی متعدد تصانیف تھیں۔۶۱۶ھ میں بمقام بغداد راہی ملک بقا ہوئے۔

(۲۴) ابن الدہان نحوی

مبارک نام۔ابوبکر کنیت۔وجیہ لقب۔شہرواسط کے چشم وچراغ۔۵۳۲ھ میں پیدا ہوئے۔وطن میں کلام مجید حفظ کرکے ابتدائی علوم تحصیل کئے۔اس کے بعد بغداد آئے اور محلّہ مظریہ میں سکونت اختیار کی۔ابن الانباری اورابن خشاب سے ادب پڑھا۔علامہ الانباری سے زیادہ مستفیض ہوئے۔حدیث ظاہر قدسی سے سیکھی۔فقہ حنفی کی بھی تحصیل کی پہلے حنبلی تھے۔پھر حنفی ہوگئے۔مدرسہ نظامیہ میں واقف کی جانب سے یہ شرط تھی کہ فن نحو کا مدرس شافعی مذہب ہو۔اس منصب کے لئے حنفیت کو چھوڑ کر شافعی بن گئے۔ایک شاعر کوان کی مذہبی آزادی دیکھ کر بہت غصہ آیا اور یہ شعر لکھے

ومن مبلغ عنی الوجیہ رسالہ ۔۔۔ وان کان لاتجدی الیہ الرسائل
مذھبت للنعمان بعدابن حنبل ۔۔۔ وذلک لمااعوذتک المآکل
وامااخترت قول الشافعی تدینا ۔۔۔ ولکنساتھوی الذی منہ حاصل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وعماقليل انت لاشک صائر   الی مالک فافطن لماانا قائل

(یعنی ۔ساقی نے ایک جام جس میں اس کے لعاب دہن کی آمیزش تھی)مجھ کو دیکر زندہ کر دیا تو میں اس سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ تیرے رخساروں سے ٹپکی ہے وہ کہتا ہے نہیں کہیں گلاب کے پھول سے شراب کھنچا کرتی ہے ۔)

کلام مجید کی تعلیم بہت کی ۔مزاج میں بخل حد درجہ تھا ۔باایں ہمہ بہت خوش طبع تھے ۔۶۱۲ھ میں رحلت کی ۔

(۲۵)شاعر مشہور ابن منصور

۱۳ جمادی الآخر کو بعد عصر ۵۰۱ھ میں شہر رقہ میں پیدا ہوئے ۱۴برس کی عمر میں چیچک نکلی اور آنکھیں جاتی رہیں ۔لڑکپن میں بغداد آئے کلام مجید حفظ کیا ۔اور اس دار الفضل میں جو تحصیل علم کے سامان مہیا تھے ان سے پورا نفع اٹھایا ۔ہر مجلس میں گئے اور فیض حاصل کیا ۔حدیث قاضی ابوبکر ٔابوالبرکات اور ابوالفضل وغیرہ سے پڑھی ۔ادب ابن الجوالیقی سے سیکھا ۔فقہ حنبلی حاصل کی ۔نہایت پرہیز گار اور زاھد تھے ۔خلفاء امراء اور وزراء کی مدح میں قصائد لکھے ۔شعر بہت اچھا کہتے تھے ۔ایک دیوان یادگار رہا ۔۵۸۸ھ میں بمقام بغداد رہگرائے عدم آباد ہوئے ۔

(۲۶)صائن الدین

ابوالخرم کنیت ۔مکی نام ۔آٹھ نو برس کی عمر میں اندھے ہو گئے تھے ۔ماکسین (واقع ملک جزیرہ)ایک چھوٹا سا شہر نہر خابور کے بستا تھا جو عمارت کی خوبی میں بڑے بڑے شہروں کا مقابلہ کرتا ۔یہ وہیں پیدا ہوئے ان کے والد جو چمڑے کا کام کرتے تھے ناداری کی حالت میں مرے ۔اور سوائے افلاس کے پس ماندوں کے لئے کچھ نہیں چھوڑا ۔ایک بی بی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ۔یہ اس بھاری ترکہ کے وارث ہوئے ۔ماں بیچاری جب تنگ دستی کے ہاتھوں تنگ آ گئی تو بیٹے سے گھبرانے لگی ۔

انہوں نے ماں کی حالت زار اور اس کے دل چرانے کی کیفیت دیکھی تو نکل کھڑے ہوئے ۔اور موصل پہنچے ۔یہاں کلام مجید اور فن ادب پڑھا ۔موصل سے بغداد آئے ۔اور ائمہ ادب کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ابن انباری ٔابن خشاب ٔابن الدہان وغیرہ باکمالوں کے فضل وکمال سے استفادہ کیا ۔علم حدیث بھی سیکھا ۔فارغ التحصیل ہو کر پھر موصل آئے اور پڑھانا شروع کیا ۔علم وفضل کی قوت شہرت کو شہر در شہر لے پہنچی اور جوق جوق طلباء ان کے درس میں آنے لگے ۔ابن مستوفی نے تاریخ اربل میں

☆البس وسطا [illegible] فتسلک [illegible] لباس ولکن کعامة الناس ۔☆

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کا ذکر ان الفاظ سے کیا ہے :۔

جامع فنون ادب، حجت کلام عرب، ان کی دانشمندی اور دینداری پر سب کا اتفاق ہے۔اور علم و فضل پر سب کا اجماع۔حدیث کا علم بہت وسیع تھا۔اپنی ذات کو کلام مجید اور ادب کے سارے شعبوں کی تعلیم کے لئے وقف کر دیا تھا۔شعر خوب کہتے تھے۔ابو العلا معری کے زیادہ معتقد تھے۔اور انہیں کے طرز کا تتبع کرتے تھے۔تحصیل علم سے فارغ ہوئے تو وطن یاد آیا اور ماکسین پہنچے۔بچپن میں وہاں کے لوگ ملیکی کہا کرتے تھے۔جب یہ عالم بن کر لوٹے تو اہل وطن نے اپنے شہر کا فخر سمجھ کر ان کو نہایت خوشی سے لیا۔صبح کو یہ حمام جاتے تھے۔راستہ میں سنا کہ ایک عورت اپنے بالا خانہ پر بیٹھی اپنے ہم نشیں سے کہہ رہی تھی کہ تم نے سنا فلانے کا بیٹا ملیکی آیا ہے۔

یہ اپنا نام بگڑا ہوا سن کر بگڑ گئے اور کہنے لگے کہ جہاں میرا نام بگاڑا جائے وہاں میں نہیں ٹھہر سکتا۔اور فوراً موصل کو چل دے اخیر عمر میں شام کی پاک سرزمین کا سفر کیا۔بیت المقدس گئے۔وہاں سے حلب اور حلب سے موصل۔رمضان ۶۰۲ھ میں موصل آئے تھے۔شوال میں وصال ہو گیا۔اور اپنے استاد ابن الدہان کے پہلو میں آسودہ ہوئے۔

(۲۷) ناقداری محدث

ابو بکر کنیت۔محمد نام۔ناقدار کے رہنے والے تھے۔لڑکپن میں بغداد آئے۔اور علم حاصل کیا۔فن حدیث میں ممتاز تھے۔فن رجال اور حفظ حدیث میں یکتا اور مستند علیہ مانے گئے ہیں۔۵۷۵ھ میں وفات ان کی صاحبزادی عجیبہ کامل باپ کی کامل بیٹی۔فن حدیث کی امام وقت اور اپنے عہد میں علو روایت میں بے نظیر تھیں۔

(۲۸) جمال الدین

یحییٰ نام۔علم و ادب میں علامہ دہر تھے۔اور سید الشعراء کے لقب سے ممتاز۔حنبلی مذہب۔عابد و زاہد تھے۔۶۵۶ھ میں وفات پائی۔

(۲۹) کمال الدین

علی نام نسباً عباسی۔مصر کے باشندے تھے۔اور فن قرات میں کامل اور یادگار سلف۔اسی وجہ سے شیخ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

القرا لقب پایا۔امام دمیاطی فن قرات میں ان کے شاگرد ہیں۔ساتوں قرآتیں امام ممدوح نے انہیں سے حاصل کی تھیں۔۹۸ برس کی عمر میں ۶۶۱ھ میں رحلت کی۔

(۳۰) قاری جمال الدین

احمد نام۔فن قرات کے امام تھے۔۶۶۲ھ میں سن کہولت میں بمقام قاہرہ مرحوم ہوئے۔

(۳۱) ابواسحٰق عراقی

ابراہیم نام۔ملک عراق میں قرات کے امام مانے گئے۔۶۷ برس کی عمر میں ۶۸۲ھ میں انتقال کیا۔

(۳۲) اسمٰعیل ابن احمد

مفسر تھے۔اصابہ میں حافظ ابن حجر نے جابجا ان کے اقوال سے استشہاد کیا ہے۔مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔فقط

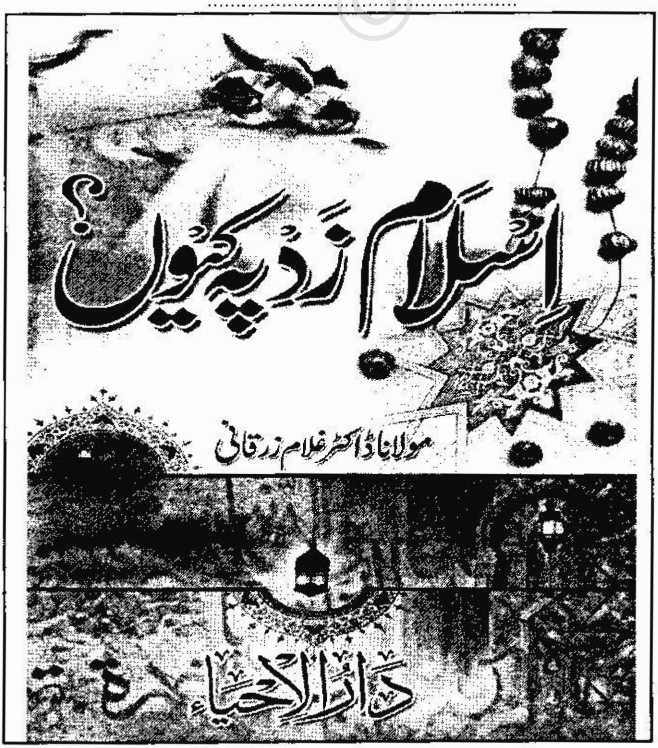

© rasailojaraid.com

☆سافر [illegible] فالسفر متعة.☆